

بازی

صوفیہ خان



Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team ©

www.urdunovelsmania.com

#sofia Khan writes

#sofiaKhan

#Baziiiiii

بلیو جیز کے ساتھ وائٹ لائنگ شرٹ پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کی سانولی رنگت نے اس کی خوبصورتی میں اور اضافہ کیا تھا۔۔۔۔ اوٹ لگتا ہے میں لیٹ ہوگئی یونیورسٹی گیٹ سے اندر داخل ہوتے وہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔۔

آج اس کا یونی میں پہلا دن تھا۔۔۔۔۔
انتہائی پرسکون انداز سے چلتی وہ اپنی کلاس کے سامنے رکی پھر اندر موجود پروفیسر سے اجازت طلب کی اجازت ملتے ہی وہ آکر درمیان میں اکیلی بیٹھی ایک انتہائی ماڈرن لڑکی کے ساتھ براجمان ہوگئی۔۔۔۔۔ لڑکی نے ناگوار سی نظر اس پر ڈالی تو وہ اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھیں پٹٹا کر دکھاتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھی میک اپ کی دوکان سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔
ہائے

IamMahahmdani

Andy you

جبکہ ساتھ والی نے بے دلی سے صرف رانیہ شیرازی بول کر احسان عظیم کیا۔۔۔۔۔
ماہانے اسے ہزاروں گالیوں سے نوازا۔۔۔۔۔ کلاس ختم ہوئی تو سب باہر آ گئے وہ بھی گراؤنڈ میں چل دی۔۔۔۔۔



وہ سب سیکریٹ روم میں موجود تھے جہاں ایک خاص میٹنگ چل رہی تھی آئی جی صاحب نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

میں یہاں آپ سب کی ملاقات ایک بہت ہی بہادر اور نڈر نوجوان سے کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔
ایس پی ارمان خان۔۔۔۔۔

ہم نے یہ اہم مشن ان کے سپرد کیا ہے جس کی نگرانی یہ کریں گے اور انسپیکٹر دانیال آپ ان کے ماتحت کام کریں گے ہمیں پتہ چلا ہے کہ آئی ایس آئی بھی اس پر کام کر رہی ہے ہم بھی بعد میں ان کو جوائن کریں گے۔۔۔۔۔

اپنی بات مکمل کر کے انھوں نے سب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

Any objections

نوسر۔۔

ایس پی صاحب آپ آج ہی اپنے مشن پر کام کریں باقی ڈیٹیل آپ کو مل چکی ہے۔۔۔۔۔

Oksir

میٹنگ روم سے سب باہر آئے تھے



وہ اپنے روم میں آرام کر رہی تھی جب اس کے موبائل کی گھنٹی بجی اس نے فوراً موبائل اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں آگے سے کیا بات کی گئی وہ اوکے بول کر فون بند کرتی جلدی سے اٹھی اپنا مخصوص بلیک لباس اور ہوڈی پہن کر منزل پر روانہ ہوئی۔۔۔۔۔



رات کا اندھیرا ہر سو پھیل چکا تھا دو نفوس ایک ہی منزل کی طرف بڑھ رہے تھے دو الگ راستوں سے



SofiaKhanwrites#

#SofiaKhan

#Bazii

2nd episode

جیسے ہی وہ شخص فون کان سے ہٹا کر پلٹا کسی نے اس کی گردن سے پکڑ کر اسی لمحے سانس لینے کا موقع دیے بغیر اسے دنیا سے آزادی دے دی۔۔۔ اور ٹرکس میں موجود ڈرگز اور اسلحے کو بھی آگ لگا کر اپنی ایک چھاپ مرے ہوئے آدمی کے بازو پر چھوڑ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔۔ جبکہ اپنی سناپہر گن سے وہ دوسرے آدمیوں کا خاتمہ پہلے ہی کر چکا تھا۔۔۔

ارمان جب وہاں پہنچا تو اسے سب ختم ملا وہ بھی اسی کام کیلئے آیا تھا مگر پہلے آنے والا اس سے زیادہ ہوشیار تھا ارمان نے جب مرے ہوئے آدمی کے بازو پر death کا نشان دیکھا تو واپسی کی راہ لی کیونکہ ایک بار پھر اس کا شکار کوئی اور کھیل گیا تھا۔



صبح ماہ کی آنکھ کھلی تو یونی سے صرف 15 منٹ رہ گئے تھے جلدی سے فریش ہو کر اپنی بلیو جینز کے اوپر براؤن شارٹس فراک پہن کر صرف چائے پی جو کے اس کی ٹیبل پر پہلے سے ہی موجود تھی۔۔ پھر ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے وہ یونی پہنچی۔



صائم آج پہلی باریونی آیا تھا یہ اس کا یونی میں پہلا دن تھا وہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوا پوری کلاس نے اسے اسیے دیکھا جیسے کوئی اور ہی مخلوق دیکھ لی ہو جبکہ ماہانے اس معصوم سے لڑکے کو دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی وہ جا کے علی کے ساتھ بیٹھ گیا علی ایک بگڑا ہوا نواب زادہ تھا جس کے پاپا ایک بہت بڑے بزنس مین تھے یہی وجہ تھی کہ علی بہت سی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھا رانیہ اور ماہا کی بھی تھوڑی بہت دوستی ہو گئی تھی

ماہانے جب اپنی نئی نوپلی دوست کو یونی کی پچھلی ویران جگہ جاتے دیکھا تجسس کی ماری وہ بھی اسی طرف چل پڑی جب سامنے سے کسی چیز سے ٹکرائی اور دن میں بھی اسے تارے نظر آنے لگے آئی اماں مرگئی میرا سر کس دیوار سے وج گیا جب سامنے دیکھا تو ایک لڑکا کھڑا گھور رہا تھا بس پھر کیا تھا اس لڑکے کو سنا ڈالا اپنا بھاشن ابے کمینے بے شرم پتھر انسان تجھے نظر نہیں آتا میرا سر پھوڑ ڈالا 😞 حالانکہ غلطی اپنی تھی مگر مانے کون وہ لڑکا اسے کڑے تیوروں سے دیکھتا بازو سے پکڑ کر گراؤنڈ میں لایا او مسٹر XYZ وہ غرائی تھی جبکہ سامنے والا جا چکا تھا



#SofiaKhanwrites

#SofiaKhan

#Baziii

Episode3partone

ہدانی ہاؤس پہنچ کر اس نے غصے سے اپنا بیگ صوفے پہ لٹکا لوگر کمینہ سمجھتا کیا ہے خود کو میں نے اتنی گالیاں دیں منہ تو جیسے سی کر آیا تھا میں بھی اس کا منہ توڑ دوں گی پھر جب اپنے سر کا خیال آیا تو شکل رونے جیسی بنالی انھنصفنصف



ارمان میں میں سوچ رہا تھا کہ ہمیں سب سے پہلے اس death کا پتہ لگانا چاہیے دانیال نے اپنی بات مکمل کر کے جب اس کی طرف دیکھا ارمان تو کسی اور ہی جہاں میں غم تھا ارمان میں تم سے بات کر رہا ہوں اس نے ارمان کو ہلایا تو وہ ہوش میں آیا ہاں تو کیا بول رہے تھے تم۔۔ میں سوچ رہا تھا کہ پہلے ہمیں اس death کا پتہ لگانا ہو گا ہاں تو میں بھی یہ ہی بول رہا تھا نہ کوئی لوری سنا رہا تھا دانیال نے چڑ کر کہا تو ارمان ہنس پڑا۔ ارمان اور دانیال بچپن کے دوست تھے



وہ اپنے بلیک لباس میں گہری نیلی آنکھوں سے اس شخص بن کی گردن دبوچے دوسری بار اپنا سوال دہرا رہی تھی اس کے ہونٹوں نے آخری بار حرکت کی سوائے اس کی نیلی آنکھوں کے باقی چہرہ ایک بلیک ماسک چھپا تھا پھر بھی اس کے غصے کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا بول تیرا مالک کون ہے۔۔۔ جب میں سیکنڈ تک جواب نہ ملا تو اس نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی گردن مروڑ دی بس ایک کرٹک کی آواز کے بعد اس آدمی کا وجود ساکت پڑا تھا وہ مڑی اور اسے آرجو کہ اس کے قابل اعتماد بندے تھے ان کو بولی لاش ٹھکانے لگا دو۔۔



وہ اپنے آدمیوں پر چلا رہا تھا اور کیوں نہ چلاتا اس کا اچھا خاصا نقصان جو ہو گیا تھا اس death کو تو میں
 --- غصے سے اس نے قریب رکھا گلہ ان دیوار میں دے مارا اس کے اہم آدمی ایک ایک کر کے
 مارے جا رہے تھے وہ اپنا ادھ جلا چہرہ چھپائے جو کہ انتہائی خوفناک لگتا تھا فون پر اپنے آدمیوں کو
 ہدایت دے کر سکون سے بیٹھا اب اس کے چہرے پر نکتہ مسکراہٹ تھی اس کے کسی آدمی نے
 آج تک اسے نہیں دیکھا تھا death تیار ہو جاو میں تمہارے ساتھ وہ گیم کھیلنے لگا ہوں کہ جیت
 صرف میری ہوگی بادشاہ کی بس



#SofiaKhanwrites

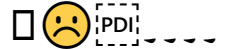
#Sofiakhan

#Bazii

Episode 3 part second

وہ سو رہی تھی جب اپنے بالوں میں چلتے نرم اور شفت بھرے لمس کو محسوس کر کے اس نے آنکھیں
 کھولیں اور ان ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں کے ساتھ لگا کر اس مہربان انسان کے گلے لگ کر بولی بابا جانی
 آپ پھر لیٹ ہیں ---

آپ کو پتہ ہے ناکہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی --- مگر آپ پھر بھی دیر کرتے ہو آنے میں



اپنی نازک سی بیٹی کا منہ بنا دیکھ کر ندیم صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی ---
 میرا شیر بچہ اپنے بابا کو مس کر رہی رہا تھا ---

اسی طرح وہ بھی اپنے بابا سے گلے شکوے کرتے نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔۔۔
 ندیم صاحب بھی اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑے۔۔۔۔۔



یونی میں ان کی کلاسز شروع ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا ماہا کو وہ لڑکا پھر نہیں نظر آیا تھا
 ماہا کی رانیہ سے بھی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی جس میں زیادہ کردار ماہا کا ہی تھا جبکہ اسے یہ بھی پتہ چلا
 تھا۔۔۔۔۔ کہ علی رانیہ کا منگیتر ہے۔۔۔۔۔

ماہا جب صائم کو دیکھتی تو ہمیشہ سوچ میں پڑ جاتی اسے لگتا تھا کہ صائم میں ایک گہرا راز ہے۔۔۔۔۔
 اس نے صائم سے بات کرنے کی کوشش کی مگر صائم کسی کے ساتھ زیادہ بات کرتا ہی نہیں
 تھا۔۔۔۔۔



ارمان گھر گیا تو دیکھا کہ اس کی چھٹکی صوفے پر بیٹھی رونے کا شغل عظیم فرما رہی ہے۔۔۔۔۔
 بچاری اماں بی اس کو چپ کروانے کے چکر میں ہلکان ہوئی جا رہی ہیں ارمان کو دیکھ کر وہ کچن کی طرف
 چل دی۔ کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ زارا کو ارمان ہی چپ کروا سکتا ہے۔۔۔۔۔
 گڑیا میں کیا سوچ رہا تھا آج آس کریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔۔۔
 یہ سننا تھا کہ زارا میڈیم کی ساری پریشانی جاتی رہی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ارمان بھی مسکرا دیا اپنی گڑیا کو دیکھ کر کیونکہ وہ جانتا تھا جب تک زارا کو آئس کریم نہیں نہ ملنی اس کی ناراضگی ختم نہیں ہونی۔۔۔۔۔

زارا اور ارمان کے والدین آٹھ سال پہلے ایک حادثے میں اپنی جان کی بازی ہار گئے۔۔۔۔۔ جبکہ دس سالہ زارا کی ذمہ داری بھی اٹھارہ سال ارمان کے کندھوں پر آگئی۔۔۔۔۔ اس نے زارا کو کبھی ماں باپ کی کمی نہیں محسوس ہونے دی۔۔۔۔۔



پاپا میں آج آپ کے ساتھ آئس کریم کھانی وہ صدی بچے کی طرح بولی۔۔۔۔۔ تو پھر چلو ماہا کوئی فرمائش کرے اور اس کے بابا پوری نہ کریں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

ارمان زارا کو گاڑی میں بیٹھا کر واپس پلٹا تو دروازے سے نکلتی ماہا سے ٹکرا گیا غلطی ماہا کی تھی۔۔۔۔۔ ماہا نے جب سامنے والے کو دیکھا تو اس کا میڑ گھوما۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ میرا پیچھا کر رہے ہو لو فرانس۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ اور کہتی جب اپنے بابا کی آواز سنی ارے ارمان بیٹا آپ ادھر۔۔۔۔۔ ارمان ان سے خوش اسلوبی سے ملا۔۔۔۔۔

ندیم صاحب نے ماہا کو کہا ماہا یہ ہیں ایس پی ارمان جن کا میں اکثر ذکر کرتا ہوں۔۔۔۔۔ پھر ارمان نے اجازت لی۔۔۔۔۔ تو وہ لوگ بھی اپنی گاڑی کی طرف چل پڑے۔۔۔۔۔

ماہا خود سے بڑبڑاتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ ہنہ ایس پی ارمان حرکتیں تو لو فروں والی ہیں۔۔۔۔۔



رات کی سیاہی میں ایک سایا آہستہ آہستہ دیوار کے ساتھ چل کر پائپ کے ذریعے سیدھا بالکنی میں کودا
 زرا سی آہٹ کئے بغیر۔۔۔۔۔

اپنی جیب سے پن نکالی اور مہارت سے کمرے کی کھڑکی کھول کر اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔۔
پھر لا کر کو بڑی مہارت سے کھول کر اندر سے نیلے رنگ کی فائل اٹھائی اور پھر واپس پلٹا۔۔۔۔۔ جیسے
اما تھا ویسے کی ویسے واپسی کی راہ لی۔۔۔۔۔

اپنے کالے لباس کے ساتھ وہ اندھیرے کا مکمل حصہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی اپنی بائیک کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کسی نے پیچھے سے اس کے سر پر پسٹل رکھی۔۔۔۔

مگر وہ اس بلیک لباس والے کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ آئی جیسے جانتا ہو کہ کیا ہونے والا ہے۔۔ اور آگے کیا ہوگا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

یہ فائل میرے حوالے کرو اور بغیر کوئی چالاکی کئے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ ارمان کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔۔ جب ایک زوردار کک اس کے پیٹ میں لگی۔۔۔۔۔ اور پسٹل بھی دور جا گری۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے ارمان کو کچھ سمجھنے کا موقع ملتا وہ بلیک لباس والا ارمان کو وکڑی کا نشان دکھاتا
اندھیرے میں غائب ہو گیا۔۔۔۔۔

ارمان کو ایک بار پھر شکار ہاتھ سے جانے پر غصہ آیا۔۔۔
 ارمان دانت پیستارہ گیا کیونکہ ایک بار پھر شکار کوئی اور کر گیا تھا۔۔۔۔۔



#Sofiakhanwrites

#Sofiakhan

#Bazii

Episode4

Surprise 

شوکت شیرازی کے فون کی گھنٹی نے سناٹے میں ایک۔ ارتعاش پیدا کیا تھا فون کی آواز پہ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

موبائل کی سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر تو اس کا گلہ خشک ہوا تھا۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیر کر ان کو ترک کیا تھا۔۔۔

جب اچانک فون سے چنگھاڑتی آواز نے اس کے کان کے پڑے
 ہلا دیئے تھے۔۔۔۔۔ کونسا سستا نشہ کر کے سوائے تھے شیرازی۔۔۔۔۔
 شوکت کے کچھ پہلے نہ پڑا کہ اچانک کونسی مصیبت آگئی۔۔۔

وہ لے گیا فائل جس میں ثبوت تھے تمہارے دھندے کے۔۔۔۔۔ شوکت کی بن رنگت زرد ہوئی تھی یہ سن کے۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔ کون۔۔۔ لے گیا۔۔۔ یہ تمہیں پتہ ہونا چاہیئے اب جو بھی کرو وہ فائل مجھے چاہیے کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شوکت کی آنکھوں میں خون اترتا تھا۔ ۔۔۔۔۔۔ ایس پی آر مان اگر تو یہ حرکت تمہاری ہے
 ۔۔۔۔۔۔ تمہارا انجام اچھا نہیں ہونے والا۔۔۔۔۔۔ پھر اس نے اپنے سکیورٹی روم میں جا کے
 فوٹج چیک کی اس میں بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کے میمرے ہیپ گئے تھے



ارمان کے موبائل کی رنگ ٹون بجی تو ایک unknowنمبر سے میسج تھا۔۔۔۔۔

ایس پی اگلی دفعہ اپنے دشمن کو موقع دینے کی بجائے اڑا دینا اس سے پہلے کہ وہ تمھیں اڑائے۔۔۔۔۔

ارمان نے کال کی تو نمبر بند۔۔۔۔۔

جب پھر سے ارمان کے موبائل پہ کال آئی ایس پی ارمان تم نے مجھ سے دشمنی پال کے اچھا نہیں
----- جتنی ہواؤں میں تو اڑ رہا ہے تیرے پر نہ کاٹ دیئے تو میں بھی شوکت
نہیں ----- پھر فون بند -----

ارمان کو اپنی کوئی فکر نہیں تھی اس کے پاس صرف زارا تھی۔۔۔۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں کیسے میرے پر کاٹتا ہے۔۔



میڈنگ روم میں تین نفوس موجود تھے۔۔۔

سربراہی کرسی پہ میجر راشد جبکہ بائیں طرف کیپٹن رامش اور دائیں طرف ان کی اتھنسی کی سیکریٹ

ایجنٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں اپنے ورک میں تیزی لانی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب وہ لوگ درگزاور اسلحے کی بڑی کھیپ حاصل کرنے

والے ہیں لڑکیوں کے بدلے۔۔۔۔۔

اب ہمیں دشمن کو اس کے اندر گھس کے مارنا ہوگا۔۔۔۔۔

اب سے ہمیں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں جوائن کرے گا۔۔۔۔۔

مگر سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دائیں طرف موجود آفیسر کی آواز آئی۔۔۔۔۔

آپ کے تحفظات ہمیں معلوم ہیں آفیسر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ مشن خفیا ہوگا۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔۔

وہ لوگ پرسوں اسی جگہ میڈنگ میں ہمیں جوائن کریں گے

یہ کہتے ہی میجر نے اپنی بات کا اختتام کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



زار اماں بی کولاونج میں داخل ہوتے دیکھ دوڑ کر ان کے پاس گئی تھی اماں بی میری کیریاں لائی ہیں نہ

آپ۔۔۔۔۔

لڑکی سانس تو لو کسی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہائے اماں بی آپ کتنی اچھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زار مسکے لگاتے کہا تھا

۔۔۔۔۔

زارا پتر تسی مینوں مسکے نہ لگاؤ۔۔۔ میں ہنسنے بنا کے آئی کیریاں چاٹ کے ساتھ۔۔۔۔۔

یہ سننے زارا کے منہ میں پانی آیا تھا 😊



تمہیں سب سمجھ آگئی ہے نہ شام تک یہ لڑکی مجھے چاہیے۔۔۔۔۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو

اور اپنے کچھ آدمی اس ایس پی پرائیک کیلئے بھیجو۔۔۔۔۔

مارنا نہیں ہے بس ڈیوٹی کے قابل نہ رہے۔۔۔۔۔

شیرازی کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

بچاری ایس پی۔۔۔۔۔



وہ تھانے کیلئے نکلا تھا جب ایک سنسان سڑک پر ایک گولی اس کی گاڑی کے ٹائر پر آ کے لگی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔۔۔۔۔ دو گاڑیوں نے ارمان کی گاڑی کو گھیرا تھا دو آدمیوں نے

ارمان کو گاڑی سے نکالا تھا۔۔۔۔۔ ارمان نے جب اپنی پسٹل ڈھونڈنی چاہی تو یاد آیا وہ تو گھر بھول آیا

تھا۔۔۔۔۔

ایس پی ارمان تو تیار ہونا۔۔۔۔۔ معزور ہونے کیلئے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ آدمی ارمان کی ٹانگوں پر گولی چلاتا۔۔۔

ایک گولی اس کے پسٹل والے ہاتھ پہ آ کے لگی تھی۔۔۔۔۔
 پھر اچانک سے اس کے آدمیوں پر فائرنگ شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
 گولی چلانے والی ایک لڑکی تھی۔۔۔۔۔
 جب ارمان کی نظر اس پہ پڑی تو اس کی آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔۔۔

ایس پیجھے گھورنا بند کرو خود کو بچاؤ یہ کہتے ہوئے۔۔
 اس لڑکی نے پسٹل ارمان کی طرف پھینکی تھی۔۔۔۔۔ جبے ارمان نے پھرتی سے پکڑ کر فائرنگ کی تھی
 تقریباً پانچ منٹ کے بعد سارے آدمی مارے آدمی مارے گئے تھے۔۔۔۔۔
 گاڑی میں بیٹھو یہ کہتے ہی اس نے ڈرائورنگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔۔۔
 ماہانے اس کے ہاتھ سے اپنی پسٹل لی تھی۔۔۔۔۔ جب ارمان کی آواز اسے سنائی دی مجھے یقین نہیں
 ہو رہا کہ تم۔۔۔۔۔
 کچھ چیزیں ناقابل ہوا کرتی ہیں ماہانے اس کی بات درمیان میں کاٹی تھی اسے اس کے تھانے چھوڑ اپنی
 منزل کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔
 ارمان سوچوں میں گم ہو چکا تھا کیا ماہا۔۔۔۔۔
 وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔



کالج سے واپسی پر زار کی گاڑی پر فائرنگ شروع ہو گئی تھی ڈرائیور تو بے ہوش کوچکا تھا کیونکہ اس کو گولی لگی تھی جبکہ زار کو اپنی گردن میں سوئی چبھتی محسوس ہوئی اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔ کام ہو گیا ہے صاحب لڑکی آپ کے فارم ہاؤس میں ہے۔۔۔۔ یہ سن کر شوکت شیرازی نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔



#SofoaKhanwrites

#SofiaKhan

#Bazii

Episode5

Don't copy paste without my pleasure ☠☠



وہ اس وقت رانیہ کی پارٹی میں موجود تھی جو کہ رانیہ اور علی کی خوشی میں رانیہ کے والد کے فارم ہاؤس میں رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

ماہاپینک فراک میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

وہ سب ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھتے تھے وہ سب حرام مشروب تھامے کچھ ڈانس کرنے میں اور کچھ خوش گپیوں میں مصروف تھے کیونکہ یہ ان کیلئے ایک عام سی بات تھی۔۔۔۔

ماہ ایک طرف جانے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر چاروں طرف کمپروں کی طرف گئی وہ خود کو کوس کے رہ گئی۔۔۔

کہ وہ یہ بات کیڈ بھول گئی مگر اب کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔

وہیں ایک اور شخص بھی تھا جو اس پارٹی کو لا سید دیکھ

رہا تھا۔۔۔۔۔

جب اس کی نظر پنک فرائک والی لڑکی کے چہرے پہ پڑی تو

پھر وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا۔۔۔۔

اور جو چیز بادشاہ کی نظروں میں آجائے۔۔۔۔۔ وہ بادشاہ سے بچ نہیں سکتی۔۔۔۔۔



ارمان تھانے میں دانیال کے ساتھ ایک کیس ڈسکس کر رہا تھا جب اس کے فون کی بیل بجی

۔۔۔۔۔ دوڈری طرف سے جو اسے کہا گیا۔۔۔۔۔

اسے لگا کے پگھلتا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں اندیلا گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھاتھا۔۔۔

جب دانیال نے پوچھا۔۔۔ خیرت؟؟؟

خیریت ہی تو نہیں ہے۔۔۔۔۔ زارا ابھی تک گھر نہیں پہنچی ہے

اور نہ ڈرائیور کال پک کر رہا ہے۔۔۔۔۔

کیا پتہ زار کسی دوست کی طرف چلی گئی ہو۔۔۔

[illegible]

شوکت شیرازی اگر تم نے کوئی حرکت کی ہے تو تمہیں اس کا حساب دینا ہے
 ارمان زارا کے کالج کی طرف گاڑی بھگا کر لے گیا راستے میں ہی اس نے ڈرائیور کو گاڑی کے پاس
 زخمی حالت میں دیکھا۔۔۔۔

جہاں اس یاس بہت سے لوگ کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔

کسی نے اتنی زحمت نہیں کی تھی کہ ایسبولینس کو کال کرے (ہمارے معاشرے کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ اگر ایسے واقعات ہو جائیں تو بجائے اس کے کہ حادثے کا شکار ہونے والے کی مدد کی جائے تماشہ دیکھا جاتا ہے اور اس کی قیمتی چیزوں پر بھی ہاتھ صاف کر لیا جاتا ہے مرنے والا مرتا ہے تو مرے پروا کسے ہے)

ارمان نے ڈرائیور کو ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔۔۔ اپریشن کے بعد جب ارمان ان سے ملنے گیا تو انھوں ہاتھ جوڑ دئے

صاحب میں زارا بیٹیا کو نہیں بچا سکا وہ لوگ لے گئے ہماری زارا کو۔۔۔۔۔ ارمان نے اسے حوصلہ دیا
رحمت چچا آپ نے بہت کوشش کی کیا آپ نے ان میں سے کسی کو دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں صاحب وہ لوگ اپنے چہرے ڈھانپے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ارمان نے بہت تلاش کیا مگر زارا نہ ملی۔۔۔۔۔



ان کی طے شدہ میٹنگ کینسل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ فون پر ہی سب کو بریفنگ دے دی گئی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ ارمان کو کسی بھی خطرے کی صورت میں۔۔۔۔۔ باقیوں کی بیک پروٹیکشن کرنی تھی۔۔۔۔۔



یونی آتے ہوئے رانیہ کی گاڑی کے سامنے اچانک ایک بوڑھی عورت آئی تو رانیہ نے جلدی سے بریک لگائی۔۔۔۔۔

اور غصے سے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔۔۔۔

تمہیں نظر نہیں آتا خود کو تو مرنے کے شوق چڑھا کے بڑھیا کو مجھے بھی مروانے کا ارادہ تھا کیا۔۔۔۔۔

رانیہ اس بوڑھی عورت کو بول رہی تھی جب اچانک کسی نے اس کے ناک پر رومال رکھا تھا وہ آہستہ آہستہ ہو۔ کھو رہی تھی۔۔۔۔۔



صائم آج گم سم سا گروانڈ میں بیٹھا تھا جب ایک لڑکا اس کے پاس آ کر بولا۔۔۔۔۔ صائم تمہیں پروفیسر عاقب تمہیں اس روم میں بلا رہے ہیں یونی کے اینڈ میں بنے روم کی طرف اشارہ کرتے وہ بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ سوچوں میں گم اس روم کی طرف چل پڑا جیسے ہی وہ

کمرے میں داخل ہوا کسی نے اس کی گردن کی نازک رگ پر دباؤ ڈالا اس سے پہلے کہ وہ گرتا کسی نے اسے سہارا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے بے ہوش کرنے والے انسان نے اپنے ساتھ موجود دو آدمیوں کو سر سے اشارہ کیا تو وہ لوگ
بے ہوش وجود کو اپنے ساتھ اس طرح طرح کے گئے جیسے کو انسان خود چل کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

رانہہ ایک اندھیرے کمرے میں بند پڑی تھی اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے باندھے گئے تھے

جیسے جیسے اس کو ہوش آ رہا تھا اس کو لگ رہا تھا کہ اس کا سر گھوم رہا ہے۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کے حواس بحال ہوئے اپنے آپ کو اندھیرے کمرے میں پا کر اس کی روح فنا ہوئی

۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔ ہوں

جب اچانک سے دروازہ کھلتا تو کوئی بلیک لباس میں اندر آیا تھا جس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں جن میں اس وقت صرف وحشت تھی۔۔۔۔۔ رانیہ نے بالوں سے پکڑ کر وہ انسان اس کو گھسیٹتے ہوئے باہر لایا تھا۔۔۔۔۔

جب صائم کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو دوستوں کے درمیان بندھا ہوا پایا۔۔۔۔۔ آہستہ
آہستہ اسے یاد آنے لگا کہ اسے تو پروفیسر صاحب نے بلایا تھا۔۔۔۔۔ تو پھر وہ وہاں کیسے۔۔۔۔۔
اس سے پہلے کہ وہ اپنے بچاؤ کی کوشش کرتا۔۔۔۔۔

جب سامنے اس کی نظر پڑی تو کسی نے رانیہ کے گلے پر چاقو کی نوک رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رانیہ تو اسے بھی چاہیے تھی۔۔۔۔۔ اس نے رانیہ کو پکڑنے کیلئے ہی تو اس نے یہ سب کیا تھا

۔۔۔۔۔

چاقو کی نوک کا دباؤ رانیہ کے گلے پر پڑا تو خون کی لکیر

اس کی گردن سے نکلی۔۔۔۔۔

صائم کی آواز اس تک آئی تھی اس کو مت مارو۔۔۔۔۔

تو کیا تمہیں ماردوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سرد آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پھر سے رانیہ کی گردن پر دباؤ بڑھایا تھا رانیہ کی سسکی نکلی تھی درد کی شدت سے اس کی آنکھیں

بند ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔

اسے جانے دوا سے مت مارو۔۔۔۔۔ وہ چلا رہا تھا ڈر کی وجہ سے اس کی کانپ رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ سامنے موجود جس سے فریاد کر رہا تھا وہ تو رحم کرنے والوں میں سے تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔

وہ بار بار ایک ہی بات دہرا رہا تھا اسے مت مارو۔۔۔۔۔

تم جو کہو گی۔۔۔۔۔ میں وہ سب کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔ یہ سنتے ہی اس کی نیلی آنکھوں میں

عجیب چمک آئی تھی جیسے ایک شکاری کی اپنے شکار کو گرفت میں لیتے وقت آتی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے آئی اور ایک ادا سے اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑا پسٹل اس کے دل کے عین

مقام پر رکھا۔۔۔۔۔ وہ کانپ ہی تو اٹھا تھا۔۔۔۔۔

چلو چھوڑ دیا اسے۔۔۔۔۔

تھیں ابھی اور اسی وقت مجھ سے نکاح کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

ورنہ تم جانتے ہو مجھے اس لڑکی کو زندہ رکھنے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات کہہ کر پلٹی۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے منہ سے صرف ایک ہی لفظ ادا ہوا تھا۔۔۔۔۔ نکاح۔۔۔۔۔

نکاح کا لفظ سنتے ہی غیر ارادہ طور پر اس کی آنکھوں کے سامنے ایک سانولا سلونا چہرہ آیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔ مضبوط لہجے سے کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔ تو مولوی صاحب کو لے کر آؤ اس نے اپنے آدمی کو حکم دیا تھا۔۔۔۔۔ رانیہ کو تو کچھ سمجھ ہی

نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔ اور یہ لڑکا اس کی جان بچانے کیلئے کیوں کر رہا ہے یہ

سب۔۔۔۔۔

رانیہ کو دوبارہ سے اندھیرے کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

مولوی صاحب جیسے ہی آئے اس نے کہا مولوی صاحب نکاح پڑھانا شروع کریں۔۔۔۔۔ ان کے

سامنے کچھ پرزر رکھے گئے تھے۔۔۔۔۔ جن میں دولہا اور دلہن کی ضروری معلومات تھیں۔۔۔۔۔

وہ ہنوز اپنے بلیک لباس میں تھی۔۔۔۔۔ ہاں مگر فرق صرف اتنا آیا تھا کہ اس کے سر پر پاس کھڑی

ایک عورت نے لال چنری اوڑھائی تھی۔۔۔۔۔ یہ اپنی طرز کا انوکھا نکاح تھا۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے دلہن سے ایجاب و قبول کروانے کے بعد اپنے قدم دولہا کی طرف بڑھائے کیونکہ

اسے کافی فاصلے پر بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔۔

ارمان خان ولد بلال خان کیا آپ کو۔۔۔۔۔ ارمان نے فوراً نظریں اٹھائیں تھیں۔۔۔۔۔ اپنا اصل نام سن کر اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا۔۔۔۔۔ پیچھے کھڑے ایک آدمی نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

ایس پی اگر چاہتے ہو کہ زارا صحیح سلامت مل جائے تو چپ چاپ وہی کرو جو کہا گیا ہے کیونکہ death کے سوا۔۔۔ کوئی شخص زارا کو نہیں بچا سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔



#SofiaKhanwrites

#SofiaKhan

#Bazii

Episode6



اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔ اس نے کسی گہری سوچ میں تین بار قبول
ہے کہا تھا اس کو تو اپنی شریک حیات کا۔۔۔ نام بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔
اسے ہوش تو تب آیا جب کسی نے اس کے سامنے مٹھائی
کی۔۔۔۔۔ لو ایس پی میرے نکاح کی مٹھائی کھاؤ۔۔۔ او میرے نہیں ہمارے نکاح
کی۔۔۔۔۔ جبکہ ارمان غور اس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے کچھ کھوج رہا ہو
ایس پی ایسے نہ دیکھو کہیں پیار ہو گیا۔۔۔۔۔ تو مشکل میں پڑ جاؤ

گے۔۔۔۔۔ جبکہ وہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس کی اصلیت کیسے پتہ چلی۔۔۔۔۔ death کی بات سن کے وہ سٹیٹا ہوا اور اپنی نظروں کا زاویہ تبدیل کیا تھا۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟

تمھاری بیوی۔۔۔۔ سیدھا جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔

ارمان کو اس سے کسی اچھے جواب کی امید بھی نہیں تھی۔۔۔

ایس پی اس لڑکی کو لے کے جاسکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے آدمی تمہیں تمہارے تھانے چھوڑ آئیں گے۔۔۔۔۔



ارمان کے چہرے پہ لگا ماسک اب اتر چکا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کی اصلیت تو death پتہ چل ہی چکی

ارمان نے رانیہ کو تھانے میں بند کیا کیونکہ اس کے خلاف لڑکیوں کو ڈرگزدینے اور انھیں گینگ کے حوالے کرنے کا الزام تھا۔۔۔۔۔۔۔



#SofiaKhan

#Bazii

#Episode7



ہاں تو شیدے۔۔۔۔۔ تم میرے ساتھ کام کرنا چاہتے ہو بادشاہ نے ہاتھوں میں بینڈز پہنے لمبے بالوں
 بالوں والے لڑکے سے پوچھا۔۔۔۔۔ جی جی جی حضور۔۔۔۔۔
 تمہیں پتہ ہے ہمارے لیے کام کرنے کیلئے بڑا جگر چاہیے۔۔۔۔۔
 یہاں موت سر پہ سوار رہتی ہے۔۔۔۔۔ غردار کو میں دوسرا سانس لینے کا موقع نہیں دیا
 کرتا۔۔۔۔۔ بادشاہ اس کے چہرے پہ کچھ کھوج رہا تھا جبکہ وہ شخص کسی بھی قسم کا تاثر
 ظاہر کئے کھڑا تھا۔۔۔۔۔
 چلو ایک کام کر دو میرا تم پھر میں تمہیں اپنے خاص آدمیوں میں شامل کر دوں گا یہ سنتے ہی اس کی
 آنکھوں میں چمک آئی تھی۔۔۔۔۔
 آپ حکم کریں۔۔۔۔۔
 تمہیں ڈیٹل مل جائے گی ایک لڑکی کو میرے پاس لانا کے اور ہاں کوئی عام لڑکی میجر کی بیٹی ہے
 www.urdu novelsmania.com
 تمہاری ہوشیاری اور بہادری بھی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔



ایس پی تمہیں میرے پاپا نہیں چھوڑیں گے تم موت کو ترسو گے اور تمہیں موت نہیں ملے گی
 ۔۔۔۔۔ تم نے مجھے یہاں کیوں قید کیا ہے ۔۔۔۔۔ ۹۹

ارمان نے اس کی گردن دبوچی تھی۔۔۔ آہ چھوڑو مجھے درندہ رے رانیہ بڑی مشکل سے یہ الفاظ حلق سے نکالے.....

[illegible]

میرے پاپا تمھاری بہن کو مار دیں گے مجھے کچھ ہوا تو۔۔۔ رانیہ نے سانس بحال کرتے کہا
تھا۔۔۔۔۔

تمہارا باپ میری بہن کو نہیں مارے گا کیونکہ اسے پتہ ہے تم میری قید میں ہو۔۔۔۔۔ اور
تمہارے سو کا لڈ منگیتر کی بہت جلد تم سے ملاقات کرواوں گا۔۔۔۔۔

✱ ✱ ✱

بہت جلد تم سے ملاقات کرواؤں گا۔۔۔۔۔
 novels mania
 www.urdu novels mania.com

وہ پارک کے ایک ویران گوشے میں بیٹھی ناجائز کس سوچ میں تھی کہ کسی نے اچانک اسکی گردن کی ایک نازک حصے پر وار کیا اس سے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کو بے ہوش کرنے والے اس کو گاڑی میں ڈال کر منزل کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

کام ہو گیا ہے حضور میجر کی بیٹی آپ کے قدموں میں ہوگی بہت جلد۔۔۔۔۔

دوسری طرف بادشاہ کا مکروہ قہقہہ گونجتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔۔۔ اس کو اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے شخص کا وہند لاسا عکس نظر آیا تھا۔۔۔۔۔

تو ہوش میں آگئی تم۔۔۔۔۔

میں نے۔۔ کہاں ہوں کوک ک ن ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب بتاتے ہیں انتظار کس چیز کا ہے لڑکی۔۔۔۔۔ تم ادھر اپنے باپ کی وجہ سے ہو۔۔۔۔۔ یہ
میرے چہرے پہ نشان دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے میٹھیخیر باپ کی مرہونِ منت ہے۔۔۔۔۔ اب
میں تمہارا خوبصورت چہرہ بگاڑوں گا۔۔۔۔۔
تم ذلیل انسان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔۔۔

اپنے گال پر پڑنے والے تپھر کی وجہ سے وہ لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔۔ ہونٹ کا نکارا اٹھنے کی وجہ سنت خون کی ننھی لکیر نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔۔

باندھ دو اس کو یہاں پر اور پرسوں جانے سے والے لڑکیوں کے گروپ میں اس کو بھی دبئی بھیج دیں گے۔۔۔۔۔ یہ حکم صادر کرتے وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔



ارمان شوکت شیرازی کے فارم ہاؤس گھر اور اس کے کی خوفیہ ٹکھانوں پہ چھا پے مارچکا تھا مگر اسے کوئی ثبوت نہ ملا تھا۔۔۔۔۔

وہ آپ اپنی سوچ میں گم تھا کہ اس کے موبائل کی گھنٹی بجی دوسری طرف اسے جو بتایا گیا اس کے چہرے پر پریشانی واضح ہوئی تھی۔۔۔۔

کھانا کھا لو تھیں انرجی کی ضرورت ہوگی پھر ہمیں یہاں سے بھاگنا بھی تو ہے یہ سنے ہی زارا کے چہرے پہ چمک آئی تھی ایک امید کی کرن نظر آئی تھی ان دونوں نے آرام سے کھانا کھایا تھا۔۔۔۔۔



وہ تین لوگ اس وقت سکریٹ پلیس میں موجود تھے
سرمیری بہن اور ہماری ایک آفیسر کا کچھ پتہ نہیں کہاں ہیں کس حال میں ہیں ہم لوگ خاموش کیوں
ہیں کوئی کاروائی کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔۔
دشمن بہت ہوشیار اور خطرناک ہے ہمیں دشمن کو اسی کے جال میں پھنسانے کیلئے کسی بھی فوری
رد عمل سے گریز کرنا چاہیے ینگ مین جہاں تک بات ہے آپکی بہن اور ہماری آفیسر کی تو انہیں کچھ
نہیں ہوگا

یہ بات کرتے ہوئے میجر راشد کے چہرے پہ اطمینان تھا جیسے یہ کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔۔۔
ہمیں دشمن کی نظروں میں آئے بغیر کام کرنا کے اور اپنی آنکھیں اور کان کھلی رکھنی ہیں۔۔۔
اگر دشمن کو لگتا ہے وہ جیت رہا ہے تو اس کو اس غفلت میں رہنے دو۔۔۔۔۔ کیا سمجھے جوان۔۔۔
سمجھ گیا سر ارمان نے اپنا سر کو خم دے کر جواب دیا ہو
اس سب میں ارمان ایک انسان کو بھول چکا تھا

#SofiaKhan

#Bazii



میری بیٹی ایس پی کے قبضے میں ہے اور آپ مجھ سے بول رہے ہیں کہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں
۔۔۔۔۔ نہیں مجھ سے یہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

ہاں تو پھر ٹھیک ہے تمہیں خود تو منظر عام پر لانے کا اتنا ہی شوق چڑھا ہے نہ تو میں نہیں روکوں گا جو
کرنا ہے کر لو۔۔۔۔۔ پھر مجھ سے امید مت رکھنا۔۔۔۔۔ اور اگر اس سب میں میرا نام کہیں بھی آیا
تو میں تمہارا نام و نشان مٹا دوں گا دنیا سے۔۔۔۔۔ پھر بادشاہ سے تم واقف ہو۔۔۔۔۔
پھر کچھ کرو نہ وہ میری بیٹی کو مار دے گا۔۔۔۔۔
تو ہم اس کی بہن کو مار دیں گے بادشاہ نے بے حسی سے کہا
جیسے کوئی جان نہ ہو گئی کھلونا ہو گیا۔۔۔۔۔
اس کی بہن چاہیے مرے یا جسے مجھے فرق نہیں پڑتا بس میری بیٹی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔



آوینگ مین میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا میجر راشد نے ارمان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔ سر مس ماہا کا کچھ پتہ چلا

--

ہاں اور تمہیں بھی اسی سلسلے میں بات کرنے کیلئے بلایا ہے۔۔۔۔ ہمیں اپنے خفیہ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ماہاکو بھی ادھر ہی رکھا گیا ہے جہاں پر تمہاری بہن زارا کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سو ہمارا کام آسان ہو گیا اور اب تمہیں زارا کیلئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ماہا اس کی حفاظت اچھے سے کر لے گی۔۔۔۔۔

مگر سر یہ سب ۔۔۔۔۔ ارمان کے زمین میں موجود سوال اس کی زباں پہ آیا۔۔۔۔۔
دشمن کی چال اس پہ لٹنے کیلئے جو وہ چاہتا ہے ویسے ہونے دیا جائے اور جب اسے اندازہ ہوگا تو اسی
کی گیم اس پہ ہی پلٹی جا چکی ہوگی۔۔۔۔۔

مطلب سر مس ماہانے خود کو ان کے حوالے کیا مگر مکمل پلیننگ کے ساتھ۔۔۔۔۔ ماہا کی بہادری اور ہوشیاری کا سوچتے اس کے چہرے پہ بلا اختیار مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔ جو کسی خیال کے آنے سے فوراً ہی سمٹی تھی۔۔۔۔۔ death یہ خیال آتے ہی اس نے سوچا اس ڈاکورانی سے تو ماہا اچھی ہے جس نے کوئی رشتہ نہ ہوتے ہوئے بھی زار کی سیفٹی کیلئے خود کو خطرے میں ڈال دیا۔۔۔۔۔ اور وہ جس نے کہا تھا زار کو اس کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا اس کا کچھ امانتا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

کس سوچ میں گم ہوینگ مین میجر راشد نے ارمان کو جب اپنی بات پر توجہ نہ دیتے دیکھا تو پوچھا۔۔۔
 نو نو سر کچھ نہیں۔۔۔ اپ بتائیں کیا بول رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 میں یہ کہہ رہا تھا کہ مس ماہا جیسے ہی سارے ثبوت کے لیں گی تبھی آپ کو ادھر ریڈ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی بھی
 قسم کی صورتحال کیلئے تیار رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او کے ممر



زارا میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔ تمہیں ایک لڑکا آئے گا لینے چپ چاپ اس کے ساتھ چلی جانا وہ تمہیں محفوظ مقام تک پہنچا دے گا سمجھ گئی نہ۔۔۔۔۔

اور آپ زار انے معصومیت سے پوچھا تھا میں بھی بہت جلد تم سے ملوں گی ماہانے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔۔۔۔۔

اسی وقت ایک لڑکا ادھر آیا تھا کھانے کے برتن لینے اس نے ماہا کو 🍷 کا آخری کیا تھا۔۔۔ اور چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے سارا سیکورٹی سسٹم دو منٹ میں ہیک کر لیا تھا

اب اس کا کام زارا کو لے کر منگنا تھا۔۔۔۔۔

زارا نے دروازے کے باہر گن پختے لڑکے سے کہا پلیز بھائی یا بیلا دو۔۔۔۔۔

پہلے تو اس نے عجیب نظروں سے دیکھا پھر اپنے ساتھی کو کچھ کہتے پانی لینے چلا گیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ واپس آتا باقی موجود شخص کے سر پر کسی نے وار کیا وہ بغیر کسی آواز کے ادھر ہی ڈھیر ہو گیا

آنے والے نے بغیر کسی تاخیر کے دروازے کا لاک کھولا تھا۔۔۔۔

اور زارا کو لے کر ماہا کو بیسٹ آف لک کہتا احتیاط سے آگے بڑھتا تھا۔۔۔۔۔

جب کہ ماہا اپنے کام کو سرانجام دینے نکلی تھی دوسری طرف ارمان بھی اپنی ٹیم کے ساتھ روانہ ہو چکا تھا۔۔۔

ماہانے دیکھا سامنے سے ایک گاڑ جو کہ پانی لینے گیا تھا
واپس آ رہا ہے وہ جلدی سے پلر کی اوٹ میں ہو گئی
جیسے ہی وہ شخص قریب سے گزرا اس کی گردن پہ اس انداز سے وار کیا گیا کہ اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا

اس نے دیکھا سب اپنے کام مصروف تھے جن میں سے دو گارڈ ایک کمرے کے دروازے پہ کھڑے تھے جس سے دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ یہ ہی بادشاہ کا کمرہ ہے۔۔۔ اور ماہاسی طرف بڑھی تھی جب اسے آواز سنائی دی اُسے روکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

#SofiaKhan

#Bazii

#Episode9



اے رکو۔۔۔۔۔

[illegible]

رامش تم ادھر کیا کر رہے ہو ماہانے سرگوشی نما آواز میں کیپٹن رامش سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جاسکتا تھا مس ماہان درندوں کے بیچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی کیپٹن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ماہان نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیج کر کہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ کو زارا کو لے کر فوراً نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔ جائیں اب
مگر۔۔۔۔۔

اس مامی آڈرز کی میٹنگ گوفاسٹ۔۔۔۔۔ ماہانے رامش کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر کہا

رامش اور زار اے جاتے ہی وہ بھی اپنے ٹارگٹ کی طرف

برہمی تھی۔۔۔۔۔

♥♥♥♥

رامش زار ا کو لے کر احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب ایک کمرے کے پاس سے گزرتے اس نے وہاں سے ایک چادر اٹھائی تھی۔۔۔ وہ اس جگہ کے چپے چپے سے واقف تھا ماہا اور ایس پی ارمان کو بھی اچھی طرح بتا چکا تھا۔۔۔۔۔

لو سے اوڑھ لو اور چپ چاپ چلتی رہو۔۔۔۔۔

[illegible]

ہاں یسینی کہیں کی رامش نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھ کر دل میں سوچا تھا۔۔۔۔۔ گیسٹ پر پہنچ کر اس نے گیسٹ کیمپ سے کہا تھا گیٹ کھولو۔۔۔

اس کے کہنے پر وہاں موجود گاڑوں نے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔ شیدے کون ہے یہ لڑکی

یہ سن کہ چادر میں اپنا چہرہ ڈھانپے ہوئے زارا نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔۔۔۔

بیوی ہے میری کل سے اس کو بخار بادشاہ سے اجازت لے کر جا رہا ہوں سب کھولو گیٹ۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے منہ سے لفظ بیوی سن کے زارا کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔۔۔ ہنہ بیوی اور

اس سرٹے ہوئے کی بن ہی نہ جاؤں۔۔۔۔۔ زارا نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔۔

باہر تھوڑی دور جا کر ایک گاڑی ان کے سامنے آکر رکی تھی۔۔۔۔۔

ان کے گاڑی میں بیٹھتے ہی فل سپیڈ سے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رامش نے سرسراہیوں سے بھرنا۔۔۔ رامش نے سترز کو میسج سینڈ کیا تھا۔۔۔

گڈ جاب کیسٹن دوسری طرف سے فوراً جواب آتا تھا۔۔

پتہ نہیں یہ سہڑا ہوا کریم! مجھے کدھر لے کر جا رہا ہے زارا نے اسے موبائل میں مصروف دیکھ کر کہا سوچا

تھا۔۔۔۔۔



زارا نے پہلے ہی اپنے جوگرز کی سائنڈیہ موجود بٹن پریس کر کے وہاں سے ایک چھوٹے سائز کا جدید سینسر

لگا پٹل اور اور ایک چھوٹی سی سرخ نکالی تھی جس میں لیکوڈ تھا۔۔۔۔۔ اور بلیو ٹو تھ کان میں لگا کر

اپنے بالوں کو کھول دیا تھا تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے۔۔۔۔۔

کمرے کے دروازے پر پہنچتے ہی اس نے دونوں گارڈز کو

دیکھنے اور سمجھنے کا موقع دیے بغیر۔۔۔۔۔ بیک وقت ایک پرگولی چلائی اور دوسرے کی گردن میں

سرنج انجیکٹ کر دی۔۔۔۔۔

ان دونوں کی لاشوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد اس نے اپنے بالوں سے مین نکال کر۔۔۔۔۔ ڈور

انلاک کیا تھا۔۔۔

کمرے کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ بادشاہ شکوکت شیرازی کے ساتھ بیسمنٹ میں مٹینگ کر رہا

تھا جس میں کچھ دہشت گرد بھی شامل تھے۔۔۔۔ وہ لوگ کسی جگہ پر دھماکہ کرنے والے تھے ابھی

انہوں دھماکے کے مقام کو خفیہ رکھا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہو کر اس نے اپنی مطلوبہ چیز کیلئے نظریں دوڑائیں۔۔۔۔۔
 اسنے پورا کمرہ چھان مارا تھا مگر کس بھی اسے لپٹا نہ ملا جس میں بادشاہ کی سارے کالے کرتوں
 کے ثبوت اور معلومات تھیں۔۔۔۔۔
 کبرڈ کا خیال آتے ہی اس نے کبرڈ کے دور کو کھولنے کی کوشش کی جو کہ لاک تھا۔۔۔۔۔



#SofiaKhan

#Bazii

#Episode10



رامش کی دی ہوئی لوکیش پرائس پی ارمان کی ٹیم پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔ ان کو دی گئی معلومات
 کے مطابق ہاں پر

پچاس کے قریب لڑکیوں کو رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔ جن کو ڈرگزر کے ساتھ سمگل کرنا تھا۔۔۔۔۔
 دھیان رہے وہاں موجود کسی بھی عام انسان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے ازات کلیر۔۔۔۔۔ یس
 سر۔۔۔۔۔

ناؤٹیک یور پوزیشنز۔۔۔۔۔

دو جوان پچھلی طرف موجود پائپ کے ذریعے اوپر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دانیال تم
 دائیں طرف سے جاؤ۔۔

اور میں سامنے سے جاؤں گا۔۔۔۔
او کے سر۔۔۔۔

ارمان نے مین ڈور پر موجود دو تین گارڈز کے سر کا نشانہ لے کر یکے بعد دیگرے سن تینوں کی سانسیں چھین لی۔۔۔۔۔

اوپر موجود ڈاکوؤں کا خاتمہ کر چکے تھے۔۔۔۔۔

دانیال نے بھی پیچھے موجود دشمنوں کا صفایا کر دیا تھا۔۔۔۔۔ یہ ان کے لیے کوئی بڑی مشکل نہیں تھی۔۔۔۔۔

اندرونی طرف موجود لوگوں میں افراتفری پیدا ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

لڑکیوں کی چنچ و پکار۔۔۔۔۔ گولیوں کی آواز۔۔۔۔۔

جب دروازہ توڑ کر ارمان اور اس کی ٹیم اندر داخل ہوئی تو۔۔۔ علی اور اس کے ساتھیوں نے لڑکیوں پر اپنی بندوق تان رکھی تھیں۔۔۔۔۔

ایک بھی شخص اگر آگے بڑھا تو میں ان لڑکیوں پر گولی چلا دوں گا یہ کہتے ہوئے اس نے ایک لڑکی کے بالوں سے پلر کر اس کی کنپٹی پہ اپنی گن کا دباؤ بڑھایا تھا اس کی انگلی ٹریگر پر تھی۔۔۔۔۔

وہاں پر تقریباً علی سمیت چار دشمن تھے۔۔۔۔۔

ایس بی اپنے ساتھیوں سے کہو کہ اپنے ہتھیار پھینک دیں۔۔۔۔۔

ارمان نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا تھا

۔۔۔۔۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ ہتھیار ڈالنے والے ہیں۔۔۔۔۔

وہ لوگ اپنی اپنی گنیں زمین پر رکھنے کیلئے جھکے تھے۔۔۔۔۔ مگر فوراً ہی انھوں نے اپنے فائر کھول دئے تھے

اور پلک جھپکتے ہی دشمن کے سارے آدمی ڈھیر ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

ارمان نے اپنے کان میں موجود بلیو ٹوٹھ کے ذریعے اپنے آفیسر زکو آپریشن سکیس فلم کی خبر دی تھی

۔۔۔۔۔ جو کہ ماہا بھی سن سکتی تھی۔۔۔۔۔

اس کے بعد لڑکیوں کو محفوظ مقام پر منتقل کرنے کی ذمہ داری ارمان نے دانیال کو سونپی اور خود بادشاہ

کے اڈے کی طرف روانہ ہوا جہاں ماہا اکیلی تھی۔۔۔۔۔ اور اسے جلد از جلد وہاں پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com



ماہا نے کبرڈ کا لاک بھی پن کے ذریعے با آسانی کھول لیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے لیپ ٹاپ کی تلاش

میں سارا کبرڈ چھان مارا مگر اسے لیپ ٹاپ نہیں ملا۔۔۔۔۔

کچھ ملا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماہا کو میجر راشد کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

نوسر میں نے ہر جگہ دیکھ لیا کہیں نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور یہاں پر کوئی خفیہ ڈور یا دراز بھی نہیں کہ

۔۔۔۔۔

اور یہاں زیادہ دیر رہنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔۔۔

اوکے سر میں ایک بار پھر دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔

کسی خیال کے تحت اس نے دیوار پر لگی شیر کی پینٹنگ

کو اوپر کی طرف اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ جس میں ایک چھوٹی سی جگہ بنی تھی اور لیپ ٹاپ وہیں موجود تھا

۔۔۔۔۔ سر مل گیا۔۔۔۔۔ ماہانے خوشی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ اپنا کام جلدی سے مکمل کریں اور تمام ڈیٹا فارورڈ کریں ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے

۔۔۔۔۔

ماہانے لیپ ٹاپ سامنے رکھا تھا اب اسے سب سے پہلے پاسورڈ لگانا تھا۔۔۔۔۔ کیا

پاسورڈ کو سکتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے ایک بار پاسورڈ لگایا وہ غلط دوسری بار لگانے پہ لیپ ٹاپ اوپن

ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ شکریہ تو گیا۔۔۔۔۔ اب اس نے فائلز کھولیں تھیں۔۔۔۔۔ جن میں سے باقی

فائلز تو خالی تھیں۔۔۔۔۔ مگر ایک فائل پر پاسورڈ لگانا تھا۔۔۔۔۔ اسی فائلز میں کچھ تھا۔۔۔۔۔

اس نے پہلے والا پاسورڈ ملایا وہ رائگ۔۔۔۔۔ اگر پھر سے غلط پاسورڈ ملائی تو فائل کرپٹ ہو جانی

تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنی دو انگلیوں سے اپنی کنپٹی مسلی تھی۔۔۔۔۔ اور کمرے میں کچھ ایسا تلاش کرنے کی

کوشش کی تھی جس سے بادشاہ کا لگاؤ ہو۔۔۔۔۔

اسے پورے کمرے میں سوائے لائن کی پینٹنگز کے کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔۔۔ اس نے اللہ کا نام

لے کر یہ پاسورڈ ملایا ایک دو تین۔۔۔۔۔

اور پاسور ڈکھل گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے یو ایس بی لگائی تھی اور ڈیٹا ٹرانسفر ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں چکر لگانے لگی تھی۔۔۔۔۔ تقریباً نوے فیصد ڈیٹا ٹرانسفر ہو چکا تھا

۔۔۔۔۔ اسنے کچھ قدموں کی آوازیں سنی جو اسی طرف آرہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ چوکنا ہو گئی

۔۔۔۔۔

جوں جوں آوازیں قریب آرہی تھیں قدموں کا شور بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے لیپ ٹاپ پر

نظر دوڑائی جہاں پر اٹھانوے فیصد ڈیٹا ٹرانسفر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اسی وقت بہت سے گارڈز دروازہ توڑ کر اندر آئے تھے اس نے دروازے کے پیچھے سے پہلے آنے

والوں پر فائر کیا تھا اس نے اندھا دھند ان گارڈز پر فائرنگ کی تھی۔۔۔۔۔ لیپ ٹاپ پر ڈیٹا

ٹرانسفر ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اس نے پھرتی سے فلیش نکالی اور گولیوں سے لیپ ٹاپ کو ٹکڑے ٹکڑے

کر دیا۔۔۔۔۔ ان لوگوں کو ختم کرتے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

جبکہ ارمان بھی پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔ فورسز کی ٹیم نے پورے اڈے کو گھیر لیا تھا بہت سی اہم

انفاریشن بھی فورسز کو مل چکی تھیں۔۔۔۔۔

ماہایمسنٹ کی طرف بڑھی تھی کیونکہ بادشاہ اور شوکت کو اپنے اڈے پر حملے کے بارے میں معلوم ہو چکا

تھا۔۔۔۔۔

ماہانے میسٹ میں داخل ہو کر اپنی پستل کا رخ ان کی۔۔۔۔۔ طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔ تو تم ہو۔۔۔۔۔ وہ جس کے بڑے چرچے ہیں خیر مجھے دیر سے پتہ چلا

----- مگر تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جاسکوگی -----

[illegible]

میں تمہیں جہنم واصل کئے بغیر تو اس دنیا سے جانے والی نہیں۔۔۔۔۔

ماہانے ان پر فائر کھول دیے تھے جبکہ وہ لوگ بھی فائرنگ کر رہے تھے۔۔۔۔ وہ چار لوگ جبکہ ماہا کیلی

مگر ان کی گیوں سے بچتی وہ دودھ بھرت گردوں کو جہنم کا راستہ دکھا چکی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ شوکت

شیرازی کی گردن میں انجھٹ ہونے والی سوئی نے اس کی بھی ٹکٹ کٹا دی تھی۔۔۔۔۔

ارمان بھی سارے ڈاکوؤں کا خاتمہ کرنے کے بعد وہاں آچکا تھا۔۔۔۔۔

بادشاہ کے گن سے نکلنے والی گی سیدھی ماہا کے دل کے مقام پر لگی تھی۔۔۔۔۔ مگر اس نے اپنے

ہو شکھونے سے پہلے ہی بادشاہ۔ کا جسم بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔۔۔۔۔ ارمان نے ماہا کے

گرتے وجود کو اپنی باہوں لیا تھا اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اس کے چہرے کو تھپتھپایا تھا۔۔۔۔۔

اٹھو ماہ تمہیں کچھ نہیں ہو گا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

ار۔۔ ما۔ ن۔۔۔ لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔ پلوچھ۔۔۔۔۔ ا۔۔۔۔۔ تھ۔۔۔۔۔ ا۔۔۔۔۔ نہ

-----کہ می س کون ہ و س میں death...ماہا۔۔۔۔۔تھاری

بیوی۔۔۔۔۔ تم سے بہت۔۔۔۔۔ پیار۔۔۔ کرتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔ اپنے

۔۔۔ وطن ۔۔۔ سے ۔۔۔ زیادہ ۔۔۔ کچھ ۔۔۔ نہں ۔۔۔ میرے ۔۔۔ لیے ۔۔۔ ۔۔۔ ارمان کی آنکھوں

سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ بس ہو سپیٹل پیچ

جائیں۔۔۔۔۔

ماہا کے ہاتھ ارمان کے ہاتھوں سے چھوٹ کر لڑھک گئے تھے۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

میری وفا کا تقاضہ کہ جان نصار کروں۔۔۔۔۔

اے وطن تیری مٹی سے ایسا پیار کروں۔۔۔۔۔

میرے لہو سے جو تیری بہار باقی ہو۔۔۔۔۔

میرا نصیب کہ ایسا بار بار کروں۔۔۔۔۔

خون دل سے جو چمن کو بہا رہا سو نہ گیا۔۔۔۔۔

اے کاش ان میں خود کو شمار کروں۔۔۔۔۔

میری دعا ہے میں بھی شہید کہلاؤں۔۔۔۔۔

میں کوئی کام کبھی ایسا یادگار کروں۔۔۔۔۔



#Sofiakhan

#Bazii

#Episode11

#Lastepisode



وہ جو مشینوں میں جکڑا وجود وطن کی سلامتی و حفاظت زندگی اور موت کی جنگ جیت کر زندگی اور موت کی جنگ لڑی رہا تھا۔۔۔۔۔

ارمان کو نہیں پتہ تھا کہ ماہا اس کیلئے اتنی خاص کیسے ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اس وجہ سے نہیں۔۔ کہ وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔۔

اس وجہ سے کہ.... وہ بھی پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔۔

مگر اپنے جذبات تو اس نے خود سے بھی چھپائے تھے۔۔۔۔۔

وہ کوئی عام انسان تو نہیں تھی۔۔۔ اس کیلئے کے علاج کیلئے

ڈاکٹرز کی بیسٹ ٹیم موجود تھی۔۔۔ مگر زندگی اور موت کا اختیار تو خدا کے پاس ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹرز تو

بس کوشش کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ www.urdu novelsmania.com

ڈاکٹرز کہنا تھا کہ وہ آپریشن سے پہلے کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔۔۔۔۔

ارمان کے ہاتھ رب کی بارگاہ میں اٹھے تھے۔۔۔۔۔

یارب العالمین تیرا یہ ناچیز بندہ تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار ہے۔۔۔۔۔

تو اپنے بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔۔۔۔۔ میری دعا یہ بھی کن فرما دے میرے

مولا۔۔۔۔۔ 🙏

آنسو ٹوٹ کر اس کے دعا کیلئے اٹھے ہاتھوں پہ گرے تھے۔۔۔۔

جب ہی تین گھنٹے کے بعد آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر زباہر

آئے تھے۔۔۔۔۔



رامش زارا کو Death کے کاٹیج میں لے آیا تھا جو کہ بہت سیف جگہ تھی۔۔۔۔۔

رامش زارا کیلئے کچن سے کچھ کھانے کو لینے جا رہا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا یہ پھوہڑ لڑکی خود آٹھ کے پانی کا

گلاس تک نہیں پیتی۔۔۔۔۔

اچانک اس کے موبائل پہ آنے والی کال نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔۔۔۔

کیا۔۔۔

پتہ نہیں دوسری طرف سے کیا کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

تم مجھے اب بتا رہے ہو۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

سوری سر۔۔۔۔۔

رامش زارا کی طرف بڑھا تھا وہ زارا کو بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

اولے سڑے ہوئے کریلے۔۔۔۔۔

کھڑوس انسان پہلے تو مجھے لاکر قید کر دیا فرمجے یہاں جانوروں کی خوراک بنانے کیلئے چھوڑ کے جا رہے

ہو۔۔۔۔۔

اپنا منہ بند رکھو اور چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔



وہ لوگ ہو سپیٹل پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔ جہاں پہلے سے ہی بہت سے آرمی آفیسرز موجود تھے سب ماہا کی صحت یابی کیلئے دعا گو تھے۔۔۔۔۔

ڈاکٹرز کے باہر نکلتے ہی ارمان نے پوچھا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر زماہا کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نہ۔۔۔۔۔ آپریشن تو کامیاب رہا ہے ایس پی صاحب۔۔۔۔۔ مگر اگلے چوبیس گھنٹے ان کیلئے بہت اہم ہیں آپ سب دعا کریں۔۔۔۔۔

زارا بجائی کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔ بجائی ماہا آپنی بہت اچھی ہیں انھوں نے میرا ادھر بہت خیال رکھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ارے لڑکی آپنی نہیں بجا بھی کہو۔۔۔۔۔
یہ کہنے والا رامش تھا۔۔۔۔۔
زارا نے پر شکوہ نظر سے بجائی کو دیکھا تھا اس نے کندھے آچکا لئے تھے۔۔۔۔۔

ارمان ڈور کھول کر اندر گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی متاع جاں۔۔۔۔۔

مشینوں میں جکڑی تھی۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔۔ اپنے ماں باپ کو تو میں نے کھو دیا تھا۔۔۔۔۔ اب تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔۔

اس کے آنسو ماہا کے بے جان ہاتھوں پر گرے تھے۔۔۔۔۔

دن کا ایک بج رہا تھا جب ارمان ماہا کا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا

اس نے ماہا کی پلکوں میں جنبش محسوس کی۔۔۔۔۔

ماہا نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔

چھت کو دیکھنے کے بعد اس کی نظر سے پاس کھڑے ارمان کی طرف گئی تھیں تو اس کے ہونٹوں نے

مسکرانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے فرش والے عرش والے کو پکاریں اور وہ ان کی پکار نہ سنیے۔۔۔۔۔

جنرل صاحب بھی ماہا سے ملنے آئے تھے ماہا کے والد کا سر بھی فخر سے بلند ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ ماہا کو

اس کی بہادری پہ ستارہ جرات دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

زارا بھی ماہا سے ملی تھی۔۔۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا اتنی اچھی بھابھی ملی ہے مجھے۔۔۔۔۔ زارا نے ماہا کو

دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

ارے گڑیا تم خود بھی بہت اچھی ہو۔۔۔۔۔

جب سب مل لئیے تو رامش ماہا کے پاس جس کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

تو تم نے کر دکھایا دوست۔۔۔۔۔

مگر میرا بھی ایک کام کر دو۔۔۔۔۔

ماہا نے کن اکھیوں سے دیکھا تھا جیسے پوچھ رہی ہو کیوں بھائی کیا چکر ہے۔۔۔۔۔

تم نہ زارا کیلئے میرا رشتہ مانگ لو۔۔۔۔۔

ابھی۔۔۔

ہاں ابھی کیونکہ مجھے لگتا ہے ارمان تمہاری بات مان کے گا۔۔۔ 😊

وہاں جی تمہیں اپنی پڑی ہے۔۔۔۔۔ چلو کوئی نہ یہ احسان بھی کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔

ماہاکے کہنے پر ارمان نے ہاں کر دی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ رامش اسے بھی زارا کیلئے پرفیکٹ میچ لگا تھا۔۔۔۔۔

زارا سے جب پوچھا گیا تھا اس نے بھی رضامندی دے دی تھی۔۔۔۔۔

یوں خزاں کی جڑیں کاٹ پھینکی گئی تھیں اور بہار نے اپنے قدم جما کر شروع کئے تھے۔۔۔۔۔

اگر وطن عزیز کو دشمن نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو نہ صرف وطن کے بیٹے بلکہ وطن کی بیٹیاں بھی ان کے زمانہ بشانہ وطن کی سلامتی اور دفاع کیلئے دشمن کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے تیار

کھڑے ہیں۔۔۔ ❤️

اللہ سے دعا ہے کہ پاکستان رہتی دنیا تک سلامت رہے ❤️

آمین ثم آمین ❤️ [PDI] www.urdu novels mania.com

اونچا کریں گے تیرا نام اے ارض پاک ❤️ ❤️

کہ ہر زباں پکارے گی پاکستان زندہ باد ❤️ ❤️



تیرے واسطے ہیں حیات کے سبھی رنگ

تو جس رنگ میں نکھرے اس رنگ کے صدقے



End

